REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

جلد ۵۰/۱۵ | ۲۴ صلح ۱۳۴۰ ہش | ۲۴ جنوری ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ —

ربوہ ۲۳ جنوری بوقت نو بجے صبح

حضور کو گزشتہ دو دن کچھ اعصابی ضعف کی شکایت رہی اس وقت طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی صحت

ربوہ ۲۲ جنوری۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ ربہ کی طبیعت تاحال بہت ناساز ہے نقرس کی زیادہ تکلیف ہے احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ہمبورگ میں صدر ایوب سے جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے وفد کی ملاقات

وفد نے صدر ایوب کو جرمنی میں اشاعتِ اسلام کی مساعی سے آگاہ کیا

ہمبورگ (مغربی جرمنی) سے بذریعہ تار آمدہ اطلاع مظہر ہے کہ مغربی جرمنی کے سرکاری دورہ کے سلسلہ میں جب صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خان ۲۰ جنوری کو بذریعہ ٹرین ہمبورگ تشریف لائے تو امام مسجد ہمبورگ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے مکرم منیر الدین احمد یحیٰ انفسی صاحب اور برادر ناصر ولیم نکولسکی کی معیت میں ریلوے اسٹیشن پر آپ کا پرتپاک استقبال کیا۔ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے احمدیہ مشن ہمبورگ کی طرف سے اور برادر ناصر ولیم نکولسکی نے مغربی جرمنی کے نومسلم احمدی احباب کی طرف سے آپ کو خوش آمدید کہا اور پھولوں کے ہار پہنائے۔ نیز امام صاحب مسجد ہمبورگ کے فرزند نے صدر کی خدمت میں ایک گلدستہ پیش کیا۔ — اسی روز شام کو مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب امام مسجد ہمبورگ کی قیادت میں جماعت احمدیہ مغربی جرمنی کے ایک وفد نے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے ملاقات کی۔ وفد نے صدر موصوف کو جرمنی میں تبلیغ اسلام سے متعلق جماعت احمدیہ کی مساعی سے آگاہ کیا۔ نیز یورپی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم اور مساجد کی تعمیر کا بھی ذکر کیا۔ مزید برآں وفد نے پاکستان کی تعمیر و ترقی کے سلسلہ میں صدر موصوف کی عظیم الشان خدمات پر جماعت احمدیہ کی طرف سے آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کی۔ صدر موصوف نے تمام باتوں کو بہت دلچسپی اور توجہ کے ساتھ سنا۔ اور احمدیہ مشن کی مساعی کو سراہا۔ جرمنی کے اخباروں نے ریلوے اسٹیشن پر جماعت احمدیہ کی طرف سے صدر موصوف کے استقبال کی خبر کو نمایاں طور پر شائع کیا۔ پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام اس دورے میں صدر موصوف کے ہمراہ ہیں۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت یابی کیلئے دعا کی تحریک

ربوہ ۲۳ جنوری۔ محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ گردے کی تکلیف بدستور چل رہی ہے ابھی افاقہ نہیں ہوا احباب خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

ربوہ کے تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں ریلوے نے چیمپئن شپ جیت لی

کالج اور سکول سیکشنز میں دیال سنگھ کالج اور سی ٹی آئی سکول چیمپئن قرار پائے

تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائی

ربوہ — تیسرے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے آخری روز جو یہاں تعلیم الاسلام کالج باسکٹ بال کلب کے زیر اہتمام ۱۹ جنوری سے ۲۱ جنوری تک اپنی روایتی شان کے ساتھ جاری رہا۔ پاکستان ریلوے کلب لاہور نے بالآخر فائنل مقابلے میں ویسٹ پاکستان پولیس کے بالمقابل ۲۶ پوائنٹ سے چیمپئن شپ جیت لی۔ دونوں کا مجموعی سکور ۵۲ اور ۲۶ رہا۔ اس طرح ریلوے نے پولیس کے بالمقابل دوگنے پوائنٹ سکور کر کے شاندار کامیابی حاصل کی۔ یہ پہلی اور نمایاں فتح ہے جو ریلوے کو آل پاکستان بنیادوں پر منعقد ہونے والے کسی باسکٹ بال ٹورنامنٹ میں حاصل ہوئی ہے اس کامیابی کا سہرا ریلوے ہی کے نہیں بلکہ ملک بھر کے مایۂ ناز کھلاڑی جاوید کے سر ہے جنہوں نے اس موقعہ پر شاندار کھیل کا مظاہرہ کر کے پولیس کو کھیل کے کامیاب آغاز کے سوا اور کسی مرحلہ پر سبقت نہ لے جانے دی۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ ربوہ کے پہلے آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ منعقدہ ۱۹۵۹ء میں برادرز کے بالمقابل پولیس کی یہی ٹیم چیمپئن قرار پائی تھی

ربوہ اور اردگرد کے ہزارہا احباب کے علاوہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج، جناب امان اللہ صاحب ظفر پی۔ آر۔ ایس۔ ای آنریری جنرل سکرٹری پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اور جناب ایس ایچ شاہ صاحب پی۔ آر۔ ایس۔ ای آنریری خزانچی پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن نیز سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کی مجلس عاملہ کے ارکان اور ایسوسی ایشن کی سلیکشن کمیٹی کے ممبران نے تمام وقت تشریف فرما رہ کر یہ شاندار فائنل میچ دیکھا۔ میچ کے اختتام پر محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کامیاب ٹیموں اور نامور کھلاڑیوں میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اور اس طرح یہ عظیم الشان ٹورنامنٹ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

فائنل میچ کا آغاز اور کھیل کی رفتار

کلب سیکشن کے فائنل میچ کا آغاز چار بجے سہ پہر کے بعد ہوا دونوں ٹیموں کے میدان میں اترنے کے بعد پہلے ٹورنامنٹ کمیٹی کے سکرٹری کرم خان نصیر احمد خان صاحب نے دونوں ٹیموں کے کھلاڑیوں کو محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سے متعارف کرایا بعد ازاں کھیل کا آغاز ہوا جس میں آر این لی پرنسپل مشن ہائی سکول گجرات اور مسٹر رحیم آف بمبئے سپورٹس کراچی نے ریفریز کے فرائض سر انجام دیئے کھیل کا آغاز ہوتے ہی پوائنٹ سکور کرنے میں اگرچہ پولیس نے پہل کی تاہم پولیس کی اس ابتدائی سبقت کے بعد لمحہ بہ لمحہ ریلوے کا پلہ بھاری ہوتا چلا گیا اور ریلوے کے نامور کھلاڑی جاوید اسلم (عرف بے بی) اور جمال چھائے چلے گئے بالخصوص جاوید نے ایسے شاندار اور مثالی کھیل کا مظاہرہ کیا کہ ابتدائی نصف حصہ کے اختتام تک سکور ۱۲ کے مقابلہ میں ۲۳ تک پہنچ گیا۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۴ جنوری ۶۱ء

پاکستان اور بھارت کے درمیان خیر سگالی کی ترقی

یہ امر نہایت خوشکن ہے کہ نہری پانی کے فیصلہ کے بعد پاکستان اور بھارت کا ایک اور اہم مسئلہ مغربی سرحدوں کے تعین کے متعلق بھی نہایت خوش اسلوبی سے طے ہوگیا ہے۔ چنانچہ دونوں طرف کے نمائندگان نے نہایت خوشگوار فضا میں اس فیصلہ کو جامۂ عمل پہنایا ہے اور دونوں ملکوں کے درمیان ریڈ کلف اوارڈ کے مطابق پختہ سرحدیں قائم کر دی گئی ہیں۔ اور آئندہ نزاع کا ناکہ ہمیشہ تک کے لئے بند ہوگیا ہے۔

اس واقعہ کا ایک نہایت خوشگوار پہلو یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان خوشگوار تعلقات بڑھانے کے لئے ایک ٹھوس قدم آگے دکھا گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ سرحدوں کے فیصلہ کو جامۂ عمل پہنانے کے بعد مشرقی پنجاب کے سربرآوردہ عہدہ دار بطور خیر سگالی مشن کے لاہور تشریف لائے اور دوسرے دن مغربی پاکستان کے سربرآوردہ عہدہ دار اسی سپرٹ سے امرتسر تشریف لے گئے۔ دونوں طرف مہمانوں کا استقبال نہایت جوش و خروش سے پبلک نے کیا ہے جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں ملکوں کے عوام نے پاکستان اور بھارت کے خوشگوار تعلقات کے متعلق اپنے جذبات کے خلوص پر گویا مہر ثبت کر دی ہے۔

یقیناً یہ ایک نہایت اہم اور نیا قدم ہے جو دونوں ملکوں کے خوشگوار تعلقات کی نشوونما کے لئے نہایت مفید ہے اور ضرورت ہے کہ ایسے مشن زیادہ سے زیادہ اور جلد جلد دونوں طرف سے آئیں جائیں اور یہ مشن محض نچلی سطح کے افسروں پر مشتمل نہ ہوں بلکہ جیسا کہ اس دفعہ ہوا ہے دونوں طرف کے اونچے درجہ کے افسروں پر مشتمل ہوں۔ لاہور کے یونیورسٹی ہال میں جو مشرقی پنجاب کے خیر سگالی مشن کے تعلق میں اجتماع ہوا ہے اور اس میں جو ایڈریس اور جواب ایڈریس پڑھے گئے ہیں وہ نہایت حوصلہ افزا ہیں۔ اور ان سے دونوں طرف کے عوام کے جذبات کی صحیح ترجمانی ہوئی ہے۔ مشرقی پنجاب کے گورنر مسٹر گینڈ گل نے اپنے جواب میں دو نہایت پائیدار اور صحیح باتیں ایسی کہی ہیں جن کو اگر دونوں طرف کے صاحبان اقتدار زیر نظر رکھیں تو جو تنازعات ابھی موجود ہیں وہ بھی نہایت خوش اسلوبی سے جلد از جلد طے ہو سکتے ہیں۔ ایک بات جو مسٹر گینڈ گل نے اس ضمن میں کہی ہے وہ یہ ہے کہ

> "وقت آگیا ہے کہ جس طرح سرحدی مسئلہ کا حل خوش اسلوبی سے طے ہوگیا ہے اسی طرح دیگر مسائل بھی خوش اسلوبی سے طے ہو جائیں"

آپ نے بتایا کہ بھارتی آئین میں قرار دیا گیا ہے کہ تمام بین الاقوامی تنازعات پرامن طریق سے حل ہونے چاہئیں۔ یہ ایسی بات ہے کہ پاکستان شروع ہی سے اسکی تائید کرتا چلا آیا ہے۔ اور شروع ہی سے اعلان کر رہا ہے کہ وہ ہر معاملہ کو پُرامن طریق سے حل کرنا چاہتا ہے۔ مسٹر گینڈ گل نے دوسری پائیدار بات جو فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:-

> "چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک بار مجھے کہا تھا کہ اگر پاکستان اور بھارت باہمی اتحاد پر متفق ہو جائیں تو وہ فی ذاتہٖ دنیاوی معاملات میں ایک اہم اور نمایاں بلاک بن سکتے ہیں۔ میں چوہدری صاحب سے اس امر میں بالکل متفق ہوں لیکن بدقسمتی ہے کہ ابھی تک ایسا نہیں ہو سکا اور یہ میری آرزو دل ہی دل میں رہ گئی ہے"

یہ ایک حقیقت ہے کہ دونوں ملک اپنی اپنی سالمیت کو قائم رکھتے ہوئے باہم ایسے معاہدے کر سکتے ہیں جو دونوں کو دنیا کی سیاست میں عظیم مقام حاصل کرنے میں ممد ہو سکیں گے۔ جب سیٹو وغیرہ قسم کے بلاک مختلف الخیالی اور مختلف العزائم ممالک معرض وجود میں لا سکتے ہیں تو پاکستان اور بھارت جن میں ایک سے زیادہ قریبی رشتے موجود ہیں کیوں ایسا نہیں کر سکتے۔

آج تمام دنیا آج کوئی بڑی سے بڑی قوم بھی بغیر دوسروں کے ساتھ تعاون کرنے کے زندہ نہیں رہ سکتی۔ اور بڑی بڑی اقوام بھی زیادہ سے زیادہ اپنے حلیف پیدا کرنے پر مجبور ہیں تاکہ وقت پر وہ ایک دوسرے کے کام آ سکیں۔ روس اور امریکی برطانوی بلاک میں جو سرد جنگ جاری ہے اس کا اہم ترین پہلو یہی ہے کہ دونوں زیادہ سے زیادہ اپنے حلیف بنانے کی سعی میں مصروف ہیں۔ سرد جنگ کی سیاست دراصل اسی محور کے گرد گھوم رہی ہے۔

ممالک متحدہ امریکہ جو آج شاید سب سے بڑی طاقت متحدہ رکھتے ہیں کیوبا جیسے کمزور ملک کو ہاتھ سے کھو دینے کے لئے تیار نہیں اور جب سے روس نے اس ملک میں ریشہ دوانیاں شروع کی ہیں۔ امریکہ سخت بے چین ہے اور ہر طرح سے روسی اثر کو باہر کر کے اسکو اپنے حلیفوں میں شامل کرنے کی کوشش میں مصروف ہے۔ برطانیہ اور فرانس کی دوستی وہ کسی قیمت پر چھوڑنے کے لئے تیار نہیں اور بے شمار روپیہ خرچ کر کے وہ دنیا کے کمزور اور پسماندہ ممالک کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے۔ یہی حال روس برطانیہ اور فرانس کا ہے۔ برطانیہ کی دولت مشترکہ آخر کیا ہے۔ یہی کہ اس نے بعض ایسے ممالک کو جو کسی لحاظ سے بھی اس کے ساتھ موافقت رکھتے ہیں اپنے ساتھ ملائے رکھنا چاہتا ہے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ خواہ اسکی ذاتی قوت کتنی بھی زیادہ ہو دنیا میں تنہا زندہ نہیں رہ سکتا۔

آج دنیا کے ممالک تجارتی اور معاشرتی اور دیگر اقتصادی ضروریات کی وجہ سے بغیر مل جل کر رہنے کے ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے۔ اسلئے سب یہی کوشش کرتے ہیں کہ باہمی اشتراک کی بنیادیں معلوم کر کے ان سے فائدہ اٹھایا جائے۔

پاکستان اور بھارت کے درمیان جو جغرافیائی اور دیگر تعلقات ہیں ان کی وجہ سے ضروری ہے کہ یہ دونوں ملک اس طرح باہم اتحاد سے رہیں جیسا کہ روایتی بیلوں کی جوڑی رہتی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ دنیا کی سیاست میں آج وہی ممالک فائدہ میں رہ سکتے ہیں جن کو اغیار الگ الگ نہ کر سکیں۔ پاکستان اور بھارت میں بہت سے غیر معمولی رشتے ہیں جنکو تقویت دی جا سکتی ہے۔

بدیں وجوہات یہ امر نہایت خوشکن ہے کہ دونوں ملکوں میں خیر سگالی کے جذبات پہلے کی نسبت ترقی پر ہیں۔ اور جیسا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء قادیان پر اپنے پیغام میں فرمایا ہے:-

> "ہم امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس تفرقہ کو مٹا دے گا۔ اور دونوں ملکوں کو صلح اور محبت اور پیار کے ساتھ رہنے کی توفیق بخشے گا"

یہ عجیب اتفاق ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس امید کے اظہار کے چند روز بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ایسے آثار پیدا کر دیئے ہیں کہ یقین ہوتا ہے کہ جلد ہی ہم اس امید کو پورا ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے۔

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

وقفِ جدید سال چہارم

جماعت کے عہدہ داران وعدے لیکر جلد ارسال فرمائیں صاحب توفیق مخلص احباب اضافہ کے ساتھ اپنے وعدہ کے ساتھ اپنے اہل و عیال عزیز و اقارب اور بزرگوں کی طرف سے بھی وعدے بھجوائیں۔ جزاھم اللہ تعالیٰ۔

(ناظم مال وقفِ جدید ربوہ)

درخواست دعا:- مکرم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب آف بورنیو آجکل ربوہ میں بہت بیمار ہیں اور ابھی تک بیماری میں کمی کے کوئی آثار ظاہر نہیں ہوئے احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں +

دیارِ حبیبؑ میں تین روز

پاکستانی زائرین کے قافلہ کی مختصر روئداد سفر

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

(۳)

مقررین

اس دفعہ ہمارا جلسہ سالانہ مورخہ ۱۶ دسمبر کو شروع ہو کر ۱۸ دسمبر کو تیسرے پہر تک جاری رہا۔ پروگرام کے مطابق چھ اجلاس منعقد ہونے تھے۔ لیکن چونکہ غیر متوقع طور پر ایسے پاکستانی احباب کو صرف تین دن قادیان میں گزارنے کی اجازت ملی۔ اور جلسہ کے آخری روز یعنی ۱۸ دسمبر کی رات کو قافلہ نے روانہ ہو جانا تھا۔ اس لئے آخری اجلاس کا پروگرام مجبوراً منسوخ کرنا پڑا۔ جن اصحاب نے تقاریر فرمائیں۔ ان میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور ہندوستان کے مبلغین کرام کے علاوہ حضرت حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری ناظر تعلیم و تربیت قادیان مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل۔ محترم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ ڈاکٹر سید اختر احمد صاحب اورنیوی پی۔ ایچ۔ ڈی۔ مولوی غلام باری صاحب سیف۔ مکرم گیانی واحد حسین صاحب اور مکرم گیانی عباد اللہ صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔ آخر الذکر دونوں اصحاب نے پنجابی زبان میں تقریریں فرمائیں جو سکھ دوستوں نے خاص طور پر بہت دلچسپی اور انہماک سے سنیں۔

ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورنیوی کی تقریر

ڈاکٹر اختر احمد صاحب اورنیوی کی مبسوط تقریر خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ آپ نے اشتراکیت کے بالمقابل اسلامی تعلیم کی فضیلت و برتری کو بڑے دلنشین پیرایہ میں پیش کیا۔ اور ثابت کیا کہ دنیا مختلف تجربے کرنے اور ٹھوکریں کھانے کے بعد اسلامی اصولوں کو اپنانے پر مجبور ہوتی جا رہی ہے۔ آپ نے بتایا کہ اسلام اور اشتراکیت کے مسئلہ کے مطالعہ کے سلسلہ میں ایک دفعہ میں قادیان آ کر براہ راست اپنے آقا و مطاع حضرت امیرالمومنین ایدکم اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا مجھے یہ عزت و شرف حاصل ہے کہ حضور نے اس سلسلہ میں میری براہ راست رہبری فرمائی اور اس طرح حضور کے سینہ منور نے میرے دل کو بھی منور کر دیا۔ اس دن سے میں الحمد للہ وجہ البصیرت اس یقین پر قائم ہوں۔

کہ اسلامی تعلیم میں ہی دنیا کی نجات ہے۔ اور اس تعلیم کی عملی ترویج اسی مثل اعظم کے ہاتھوں مقدر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی تجدید و احیاء کے لئے مبعوث فرمایا لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ احمدی نوجوان دوسروں کی تقلید کرنے کی بجائے اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلیں اور اپنے اعمال و کردار کے ذریعہ تقویٰ پرہیزگاری ہمدردی شفقت اور سادگی کا وہی نمونہ قائم کریں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام، حضور کے خلفائے کرام اور حضور کے جلیل القدر اصحاب مثلاً حضرت مولانا شیر علی صاحب اور حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب وغیرہم نے قائم فرمایا۔

آپ کی تقریر سامعین نے بہت پسند کی اور اسے بڑے انہماک کے ساتھ سنا

احمدی مقررین کے علاوہ جلسہ میں ایک غیر از جماعت دوست پیر غلام نبی صاحب آف پونچھ اور ایک غیر مسلم دوست ڈاکٹر ایل۔ سی گپتا صاحب ایڈیٹر اخبار انقلاب نے بھی تقاریر کیں۔ اور جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔ جلسہ کے آخری دن آئرش نومسلم مسٹر ولیم ظفر نے بھی مختصر تقریر میں اپنے قبول اسلام اور قبول احمدیت کے حالات بیان کئے۔

جلسہ کا اختتام

جلسہ کی اختتامی تقریر (۱۸ دسمبر) میں حضرت مولوی عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے وہ پیغامات پڑھ کر سنائے جو اس جلسہ کے سلسلہ میں ہندوستان کے غیر مسلم معززین اور اعلیٰ سرکاری حکام کی طرف سے موصول ہوئے۔ پھر آپ نے احمدی احباب کے ان پیغامات کا ذکر فرمایا جو جلسہ کے اس مبارک موقعہ پر دنیا کے مختلف حصوں اور علاقوں سے کثرت کے ساتھ بذریعہ تار موصول ہوئے ہیں۔ ان میں امریکہ۔ افریقہ۔ انڈونیشیا۔ برما۔ لنکا۔ بورنیو۔ ماریشس اور یورپ کے متعدد ممالک سے آمدہ پیغامات شامل تھے۔ اور ان میں حاضرین جلسہ کو السلام علیکم کہا گیا تھا۔ جلسہ میں شامل ہونے پر انہیں مبارکباد دی گئی تھی۔ اور دعا کی درخواستیں کی گئی تھیں۔ یہ پیغامات اتنی کثرت سے موصول ہوئے کہ صرف ان کی لسٹ پڑھنے پر ہی خاصہ وقت صرف ہوا۔ اس میں سے ایک ایک پیغام اس امر کا مظہر تھا کہ فرزندانِ احمدیت کو اسلام اور احمدیت سے اور اپنے دائمی مرکز سے اور اس مقدس جلسہ سے کس درجہ الفت عقیدت و محبت ہے۔ وہ مادیت کے اس دور میں بھی دعاؤں پر کتنا یقین رکھتے ہیں۔ اپنے زندہ قادر اور حیی و قیوم خدا پر کتنا پختہ اور مستحکم ایمان رکھتے ہیں۔

اختتامی تقریر میں محترم مولوی صاحب نے سامعین جلسہ۔ مقررین۔ کارکنان۔ سرکاری حکام۔ مقامی میونسپلٹی کے عہدہ داران اور ان تمام غیر مسلم اصحاب کا خلوص دل سے شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں انتظامات جلسہ میں تعاون اور مدد کا ثبوت دیا۔ پھر آپ نے پولیس ریلوے اور کسٹم کے محکموں کا بھی شکریہ ادا کیا۔ جنہوں نے پاکستانی زائرین کے قافلہ کو ہر ممکن سہولت اور آرام بہم پہنچانے کی کوشش کی۔ اور آخر میں آپ نے فرمایا کہ اب اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پذیر ہوگا۔ دوست اس دعا میں اسلام اور احمدیت کی ترقی کے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اور تمام مبلغین سلسلہ کارکنان جماعت اور پیغامات ارسال کرنے والے تمام احباب کو بھی دعاؤں میں یاد رکھا جائے۔

اس کے بعد اختتامی دعا ہوئی جس میں حاضرین جلسہ نہایت رقت سوز و گداز اور درد دل کے ساتھ شامل ہوئے۔ اختتامی دعا کے ساتھ پونے تین بجے جماعت احمدیہ کا یہ انہترواں سالانہ جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

کلماتِ طیبات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے

"یہ ایک نعمت ہے کہ ولیوں کو خدا کے فرشتے نظر آتے ہیں آئندہ کی زندگی محض ایمانی ہے۔ لیکن ایک متقی کو آئندہ کی زندگی یہیں دکھلائی جاتی ہے۔ انہیں اسی زندگی میں خدا ملتا ہے نظر آتا ہے اور ان سے باتیں کرتا ہے۔ سو اگر ایسی صورت کسی کو نصیب نہیں۔ تو اس کا مرنا اور یہاں سے چلے جانا نہایت خراب ہے۔ ایک ولی کا قول ہے کہ جس کو ایک خواب سچا عمر میں نصیب نہیں ہوا۔ اس کا خاتمہ خطرناک ہے۔ جیسے کہ قرآن مومن کے یہ نشان ٹھہراتا ہے۔ سو جس میں یہ نشان نہیں اس میں تقویٰ نہیں۔ سو ہم سب کی یہ دعا چاہیئے کہ یہ شرط ہم میں پوری ہو۔ کیونکہ مومن کا یہ خاصہ ہے سو یہ ہونا چاہیئے"۔

(ملفوظات)

احمدی خواتین کا جلسہ سالانہ

یہ امر قابل ذکر ہے کہ حسب معمول اس دفعہ بھی حضرت مولوی عبدالمغنی خانصاحب مرحوم و مغفور کے مکان کے وسیع صحن میں احمدی خواتین کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں قادیان اور ہندوستان کے مختلف حصوں سے تشریف لانے والی احمدی خواتین کے علاوہ پاکستان سے جانے والی احمدی مستورات بھی شامل ہوئیں اس جلسہ کا انتظام زیر اہتمام لجنہ اماءاللہ مرکزیہ قادیان نے کیا۔

جلسہ کے پہلے اور تیسرے روز تو خواتین نے لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ سے مردانہ جلسہ گاہ کا پروگرام ہی سنا۔ البتہ دوسرے روز یعنی ۱۷ دسمبر کو خواتین کا علیحدہ جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں مختلف دینی اور تربیتی موضوعات پر ان کی تقاریر ہوئیں۔ تینوں دن روز بہت سی غیر مسلم خواتین بھی جلسہ میں شریک ہو کر بڑے شوق سے تقاریر سنتی رہیں۔

اہالیان قادیان کی طرف سے وسیع پیمانے پر دعوت عصرانہ

مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۶۰ء کو ۵ بجے بعد دوپہر قادیان کے سکھ اور ہندو دوستوں نے سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی قادیان کے زیر اہتمام پاکستانی زائرین کے اعزاز میں وسیع پیمانے پر ایک دعوت عصرانہ کا انتظام کیا جس میں دو صد ممبران قافلہ کے علاوہ انفرادی طور پر پاسپورٹ اور ویزا کے ذریعہ پاکستان سے آنے والے پچاس کے قریب احمدی بھی شریک ہوئے۔ نیز ایک صد کے قریب ہندوستانی احمدیوں کو اور پچاس کے قریب ہندو اور سکھ معززین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔

یہ دعوت عصرانہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کی عمارت (موجودہ خالصہ ہائی سکول) کے وسیع میدان میں دی گئی جسے جھنڈیوں اور دروازوں کے ذریعے آراستہ کیا گیا تھا۔ جب پاکستانی زائرین وہاں پہنچے تو کارکنان نے ان کا پرتپاک استقبال کیا۔ اور محبت و احترام کے اظہار کے لئے تمام زائرین کو ہار پہنائے

چائے سے فارغ ہونے کے بعد سردار گوردیال سنگھ صاحب باجوہ صدر میونسپل کمیٹی قادیان نے اہالیان شہر کی طرف سے ایڈریس پیش کیا جس میں آپ نے مہمانوں کا خیر مقدم کرتے ہوئے خلوص اور محبت بھرے جذبات کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا۔ مجھے امید ہے کہ بھارت کے نیتا پنڈت جواہر لال نہرو اور پاکستان کے صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی پر خلوص کوششوں کے ذریعہ دونوں ممالک کے باہمی اختلافات جلد ختم ہو جائیں گے اور وہ باہمی تعاون کے ساتھ ترقی کی منازل طے کرتے چلے جائیں گے۔ آخر میں آپ نے کہا

میں آپ سے یہ عرض کروں گا۔
کہ آپ ہماری جانب سے محبت بھرے
جذبات اور امن و شانتی کا پیغام
لے کر اپنے وطن واپس جائیں۔

اس استقبالیہ ایڈریس کے بعد مقامی سکھ نیشنل کالج کے پرنسپل باوا ہرکشن سنگھ صاحب اور سردار دست نام سنگھ صاحب باجوہ مینیجر خالصہ ہائی سکول نے مہمانوں کی آمد پر خوشی اور محبت و خلوص کے جذبات کا اظہار کیا۔ بعد ازاں پاکستانی قافلہ کے امیر محترم حافظ عبدالسلام صاحب نے قافلہ کے جذبات کی دلی ترجمانی کرتے ہوئے ایک مختصر مگر موزوں تقریر فرمائی جس میں آپ نے اس دعوت کا اور اس موقعہ پر جن جذبات محبت و خلوص کا اظہار کیا گیا ان کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور یقین دلایا کہ ہم ان جذبات سے گہرے طور پر متاثر ہو کر اپنے وطن واپس لوٹ رہے ہیں۔

محترم حافظ صاحب کی تقریر کے بعد ہندوستانی احمدیوں کی طرف سے مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے اس تقریب کے انعقاد پر سکھ اور ہندو بھائیوں کا شکریہ ادا کیا۔

آخر میں سردار سنتوکھ سنگھ صاحب ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول نے ایک تقریر کی اور تقریب کے اختتام پذیر ہونے کا اعلان کیا۔

مسجد اقصیٰ میں نماز اور مزار حضرت اقدسؑ پر اجتماعی دعا

جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ مورخہ ۱۸ دسمبر کو جلسہ کے اختتام کے بعد ممبران قافلہ نے رخت سفر باندھنے کی تیاریاں شروع کر دی تھیں کیونکہ اسی دن رات کو قافلہ نے بذریعہ ٹرین امرتسر روانہ ہو جانا تھا۔ روانگی سے پیشتر جو چند لمحات میسر آئے انہیں بھی خصوصی طور پر دعاؤں اور عبادتوں میں گذارا گیا۔ نماز ظہر و عصر ممبران قافلہ اور دیگر مہمانوں نے حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب فاضل کی زیر اقتداء مسجد اقصیٰ میں جمع کر کے ادا کیں تاکہ اس مقدس اور جماعت میں تاریخی اہمیت رکھنے والی مسجد میں بھی اجتماعی طور پر دعائیں کی جا سکیں۔ نماز سے فراغت کے بعد حسب اعلان تمام احباب مقبرہ بہشتی تشریف لے گئے۔ تا روانگی سے قبل اپنے آقا (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے مزار مبارک پر بھی اجتماعی دعا کی جا سکے۔ اس دعا میں جو حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب نے کرائی۔ پاکستانی زائرین درویشان قادیان اور ہندوستانی مہمان کثرت کے ساتھ شریک ہوئے۔

چونکہ دیار حبیب سے رخصت ہونے کا وقت قریب آ رہا تھا۔ اور اپنے آقا و مطاع کے مزار پر یہ آخری حاضری تھی اس لئے شدت کے ساتھ رقت اور سوز و گداز کی کیفیت طاری تھی۔ آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں تھے۔ اور قلوب پگھل پگھل کر آستانہ الوہیت پر گر رہے تھے۔ دعا کے بعد احباب پرنم آنکھوں کے ساتھ مزار مبارک اور مقبرہ بہشتی سے رخصت ہوئے۔ دیاتی

تعزیتی قراردادیں

حضرت بھائی عبدالرحمن صاحب رضی اللہ عنہ اور محترم مولانا عبدالغفور صاحبؓ کی وفات پر مندرجہ ذیل مقامات سے بھی تعزیتی قراردادیں موصول ہوئی ہیں۔ جن میں ہر دو بزرگوں کی وفات کو ایک قومی اور جماعتی صدمہ قرار دیا گیا ہے۔ ان کی بلندی درجات کے لئے دعائیں کی گئی ہیں۔ اور پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔

جماعت احمدیہ کوئٹہ۔ جماعت احمدیہ پشاور۔ خدام الاحمدیہ جھنگ صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ۔ مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ راولپنڈی۔ جماعت احمدیہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔

مسیحِ زماں احمدِ قادیانی

نہ آنسو نہ آہیں نہ سوزِ نہانی — تری زندگی بھی ہے کیا زندگانی
بدل جائیں اب بھی جو اطوار تیرے — یہی لن ترانی ہے سوفَ ترانی
سلیقہ نہیں تجھ کو رونے کا ورنہ — بڑے کام کا ہے یہ آنکھوں کا پانی
بھروسہ نہ کر عالمِ رنگ و بو پر — ڈھلکتی سی چھاؤں ہے دنیائے فانی
یہ صبحِ بنارس ہے شامِ غریباں — یہ شامِ اودھ ہے فقط اک کہانی
کہاں ہے وہ متھرا کا مہرِ درخشاں — کہاں ہیں وہ مُرلی کی تانیں سہانی
کہاں ہیں وہ اجداد و اسلاف تیرے — کہاں ہیں وہ عہدِ گذشتہ کے بانی
نہ کر تکیۂ عمرِ دو روزہ پہ ناداں — بڑی بے بھروسہ ہے یہ زندگانی
اٹھا دل کو اس گلشنِ ماسوا سے — لگا اُس خدا سے جو ہے لامکانی

اٹھو کھل گئے آسماں کے دریچے — سنو آگیا وہ مسیحائے ثانی
وہ طُور و حرا کی اداؤں کا محرم — وہ عہدِ محبت کی زندہ نشانی
وہ عرفانِ یزداں ہیں ظلِّ محمدؐ — وہ فرقِ ولایت کا تاجِ کیانی
وہ برجِ سعادت کا ماہِ منوّر — وہ درجِ حقیقت کا لعلِ یمانی
وہ جانِ شریعت وہ روحِ طریقت — وہ اقلیمِ عفت کا صاحبقرانی
وہ مہدیٔ دوراں تمنائے ملّت
مسیحِ زماں احمدِ قادیانی

سکھ لٹریچر میں مسلمان بادشاہوں پر بے بنیاد الزامات

(از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی)

افسوس ہے کہ سکھ اخباروں اور رسالوں میں چھپنے والے مضامین میں آئے دن مسلمان بادشاہوں پر بے بنیاد الزام لگائے جاتے ہیں۔ اور انہیں بدنام کرنے کی سعی کی جاتی ہے۔ اس کی ایک تازہ مثال اکالی پتر کا جالندھر کا ایک مضمون ہے۔ جو گورو تیغ بہادر جی سے متعلق شائع ہوا ہے۔ یہ مضمون میرے دوست سردار امر سنگھ جی دوسانجھ سابق جنرل سیکرٹری شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر کی کاوش کا نتیجہ ہے۔ سردار صاحب موصوف نے اپنے اس مضمون میں اورنگزیب بادشاہ کو حد درجہ کا سنگدل۔ بے رحم اور ظالم ثابت کرنے کی غرض سے لکھا ہے کہ:۔

"گورو تیغ بہادر دہلی میں تھے۔ ایک ایسے لوہے کے پنجرے میں آپ کو بند کیا گیا۔ جس میں بمشکل بیٹھنے کی جگہ تھی۔ پنجرے کے اندرونی حصہ میں تیز شوے لگے ہوئے تھے۔ جو اُن کے نازک جسم میں دھنس کر زخمی کر رہے تھے۔ پہریدار جلاد کا جو بے رحمی میں پتھر کی مانند تھا۔ دل بھی ہل گیا۔ وہ دوڑا ہوا شہنشاہ دہلی کے پاس گیا۔ تاکہ کوئی دوائی یا مرہم اس نرالے قیدی کے جسم پر لگائی جا سکے۔ جواب میں سرمہ کی طرح باریک پسے ہوئے نمک کی ڈبیاں مل گئیں۔ ان میں مرچیں بھی ملی ہوئی تھیں اور حکم دیا گیا کہ گورو تیغ بہادر کے جسم پر جہاں سے خون نکل رہا ہے۔ اور چربی نکلی ہوئی ہے بے رحمی سے یہ نمک چھڑک دیا جائے پسے ہوئے نمک اور مرچوں کے بھرے ہوئے ہاتھ دیکھ کر گورو ارجن جی کے پوتے نے شاعر کی زبان میں ہنس کر کہا کہ:۔
نمک چھڑکو نمک چھڑکو مزہ اس میں ہی تاہم
قسم لے لو نہیں عادت میرے زخموں کو مرہم کی
(ترجمہ از اکالی پتر کا جالندھر ۲۴ نومبر ۱۹۶۰ء)

سردار صاحب موصوف کے مندرجہ بالا اقتباس میں کس قدر سنگدلانہ اور وحشیانہ نظارہ پیش کیا گیا ہے۔ اور اورنگزیب بادشاہ کو حد درجہ کا بے رحم اور ظالم ثابت کرنے کی افسوسناک کوشش کی گئی ہے۔ جہاں تک تاریخ اور حقیقت کا تعلق ہے۔ یہ محض ایک فرضی قصہ ہے۔ جو اورنگزیب کو بدنام کرنے کی غرض سے وضع کیا گیا ہے۔ خود سکھ وِدوان اس امر کے معترف ہیں کہ جن دنوں دہلی میں گورو تیغ بہادر کی موت واقع ہوئی تھی۔ اورنگزیب بادشاہ دہلی میں مقیم نہ تھا۔ بلکہ وہ سرحدی مہم پر گیا ہوا تھا اور حسن ابدال میں قیام پذیر تھا۔ چنانچہ ایک سکھ وِدوان بھائی پرتاپ سنگھ جی گیانی سابق جتھیدار سری تخت کیس گڑھ صاحب رقمطراز ہیں کہ:۔

"ہمارے مورخین بیان کرتے ہیں کہ جب گورو صاحب گرفتار کر کے دہلی لائے گئے اورنگزیب دہلی میں تھا۔ اور اس سے گورو صاحب کی گفتگو ہوئی تھی۔ یہ بات اس زمانہ کے مصنفین کی تحریرات سے ثابت نہیں ہوتی"۔
(ترجمہ از گورومت لیکچر صفحہ ۳۱۹)

یعنی:۔
"اورنگزیب ان دنوں دہلی میں نہیں تھا"
(ترجمہ از گورمت لیکچر صفحہ ۳۲۳)

بھائی صاحب موصوف نے اپنی ایک کتاب میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔
"اورنگزیب خود ان دنوں کابل کی مہم کی وجہ سے حسن ابدال (پنجہ صاحب) ٹھہرا ہوا تھا"
(ترجمہ از گورومت فلاسفی صفحہ ۲۹۱)

پس جب یہ حقیقت خود سکھ وِدوانوں کو مسلم ہے کہ گورو تیغ بہادر جی کی موت کے وقت اورنگزیب دہلی سے سینکڑوں میل دور حسن ابدال میں قیام پذیر تھا۔ تو اس صورت میں انصاف پسند ناظرین خود ہی فرمائیں کہ جلاد کا دوڑ کر بادشاہ کے پاس جانا اور گورو تیغ بہادر کے زخموں پر دوا یا مرہم لگانے کی درخواست کرنا اور بادشاہ کا گورو جی کے زخموں پر دوائی لگانے کی بجائے نمک چھڑکنے کا حکم دینا۔ اور اس مقصد کے لئے اپنے پاس سے باریک پسے ہوئے نمک کی ڈبیاں دینا جن میں کہ مرچیں بھی ملی ہوئی تھیں۔ کیا معنے رکھتا ہے۔ سردار صاحب موصوف نے اپنے اس مضمون میں ایک اور گوہر فشانی بھی کی ہے۔ جو یہ ہے کہ:۔

"اس شاندار شہادت نے دیس پردیس میں غصہ کی لہر پیدا کر دی۔ طہماسپ شاہ ایران نے جب ایک معصوم سنت گورو تیغ بہادر کے قتل کی خبر سنی تو شہنشاہ دہلی کی تصاویر اپنے محل سے اُتار دینے کا حکم دے دیا"۔
(ترجمہ از اکالی پتر کا جالندھر ۲۴ نومبر ۱۹۶۰ء)

اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ گورو تیغ بہادر کے قتل کی دھوم ایران تک جا پہنچی تھی۔ اور بادشاہ ایران طہماسپ بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا۔ اور اس نے بطور احتجاج کے مغل بادشاہ کی تصاویر اپنے محل سے خارج کر دی تھیں۔ خاکسار نے جب یہ مضمون پڑھا تو اپنے محترم دوست سردار امر سنگھ جی کی خدمت میں لکھا کہ جس طہماسپ بادشاہ کا آپ نے ذکر کیا ہے۔ وہ کون تھا؟ نیز یہ واقعہ آپ نے کس تاریخ میں پڑھا ہے۔ اس کے جواب میں سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے کہ:۔

"ایران کے بادشاہ طہماسپ کے بارہ میں جو ذکر گورو تیغ بہادر سے متعلقہ مضمون میں خاکسار نے کیا ہے۔ وہ آنجہانی پروفیسر موتا سنگھ کی زبان سے سنا تھا۔ چونکہ پروفیسر صاحب موصوف وفات پا چکے ہیں اسلئے یہ واقفیت کٹھن معلوم ہوتی ہے کہ کسی تاریخ میں ایسا ذکر ہے تاہم جلد اس سے متعلق ضروری واقفیت حاصل کرنے کے بعد آپ کو لکھونگا"۔
(ترجمہ از گورمکھی چٹھی سردار امر سنگھ جی ۲ جنوری ۱۹۶۱ء)

سردار صاحب موصوف کے اس جواب کے بعد خاکسار نے خود جو تحقیق کی ہے اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ ایران کے بادشاہ طہماسپ کا گورو تیغ بہادر جی کے زمانہ سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ گورو صاحب سے تقریباً ایک صدی پیشتر گذر چکا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

طہماسپ نام بادشاہ ایران اوشاہ اسمٰعیل بن حیدر صفوی ہست او بادشاہ دوم سلاطین صفویت
(غیاث اللغات صفحہ ۲۷۷)

ایک اور کتاب میں طہماسپ بادشاہ کے زمانہ سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

"طہماسپ صفوی اوّل۔ فارس کا بادشاہ بروز چہارشنبہ ۲۲ فروری ۱۵۱۷ء کو پیدا ہوا۔ اور اپنے باپ شاہ اسمٰعیل اوّل کا ۲۴ مئی ۱۵۲۴ء کو دس سال کی عمر میں جانشین ہوا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اور ۱۵ مئی ۱۵۷۶ء کو فوت ہوا"۔
(قاموس المشاہیر صفحہ ۴۹ جلد دوم)

سکھ وِدوان گورو تیغ بہادر جی کی تاریخ وفات عموماً ۳۳-۱۰۸۲ ہجری مطابق ۷۶-۱۶۷۵ء بیان کرتے ہیں گویا کہ ایران کا بادشاہ طہماسپ گورو تیغ بہادر جی کی وفات سے ایک سو سال قبل فوت ہو چکا تھا۔ اس صورت میں سردار امر سنگھ جی کا یہ بیان ایک افسانہ سے زیادہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا کہ گورو تیغ بہادر کے قتل کی خبر سنکر طہماسپ بادشاہ نے بطور احتجاج اپنے محل سے مغل بادشاہ کی تصاویر اتروا دی تھیں۔

ایران میں ایک اور طہماسپ بادشاہ بھی گذرا ہے۔ گو تاریخ میں اسے کوئی خاص اہمیت حاصل نہیں تاہم اس طہماسپ کا زمانہ بھی گورو تیغ بہادر جی کے زمانہ سے مختلف ہے چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

طہماسپ شاہ صفوی دوم۔ فارس کا بادشاہ سلطان حسین کا لڑکا تھا جب اس کے باپ کو محمود افغانی سردار نے قید کر لیا وہ ایران کا بادشاہ ہو گیا۔ اس کی سلطنت نہایت کمزور تھی۔ اور وہ عیاش طبع واقع ہوا تھا۔ مشہور نادر شاہ کو جس کا نام طہماسپ قلی خان تھا موقع ملا کہ وہ اس کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر ایران میں اپنی طاقت کو بڑھائے ۱۱۳۹ء (۱۷۹۶ء ہجری) میں جبکہ نادر شاہ ہندوستان کے حملے میں مصروف تھا۔ اس کے بیٹے رضا علی خان نے طہماسپ کو قید کر کے سبزوار بھیجدیا اور وہاں بے رحمی کے ساتھ اس کو تہ تیغ کر دیا"۔
(قاموس المشاہیر جلد دوم صفحہ ۴۵)

یہ دوسرا طہماسپ گورو تیغ بہادر جی کے بعد ہوا ہے۔ اس کی اور گورو تیغ بہادر کی وفات میں تقریباً پون صدی کا فرق ہے۔ الغرض جہاں تک حقیقت کا تعلق ہے کہ گورو تیغ بہادر کے زمانہ میں ایران میں طہماسپ بادشاہ کی حکومت نہ تھی بلکہ اسوقت شاہ سلیمان ایران کا حکمران تھا۔

آخر میں محترم سردار صاحب سے افسوس سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ سکھ وِدوانوں کا ایک طبقہ مسلمان بادشاہوں [illegible]

نقد ادائیگی چندہ وقفِ جدید۔ سال چہارم

نام	ادائیگی	نام	ادائیگی
قاضی محمد عبداللہ صاحب پینشنر	۷۵ - ۶	حبیبہ خاتون جنیفہ خاتون دختران ملک گوہر انور آباد سندھ	۰ - ۶
منصور احمد صاحب دارالنصر ربوہ	- - ۸	سید فخر الاسلام صاحب نانڈلیانوالہ	۰ - ۶
عبدالغفور صاحب کماتیہ	۸۷ - ۴	والدین مرحوم " "	۰ - ۶
سردار بیگم صاحبہ ہوسٹل جامعہ نصرت	۱۲ - ۶	اہلیہ مرحومہ " "	۰ - ۶
شاہ بیگم صاحبہ " "	۰ - ۶	سیکرٹری صاحب وقفِ جدید منگلا	۵۰ - ۳۵
امۃ الحفیظ صاحبہ " "	۰ - ۶	فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد احمد صاحب	۱۲ - ۷
فاطمہ بی بی صاحبہ " "	۰ - ۳	رسول احمد صاحب چیمہ۔ ڈنگہ	۷
مرزا محمد حسین صاحب دارالصدر غربی	۱۲ - ۶	بشیر احمد صاحب دکاندار۔ ڈنگہ	۲۵ - ۶
سید محمد اصغر صاحب	۰ - ۶	ملک محمد رمضان صاحب بھٹی ڈنگہ	۰ - ۷
پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر ربوہ	۰ - ۸	چوہدری سلطان احمد صاحب بسرا	۰ - ۶
محمد ادریس صاحب ملتان شہر	۰ - ۴	محترمہ مریم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رض	۰ - ۹
مستری نذیر احمد صاحب "	۰ - ۶	شیخ عبدالعزیز صاحب ڈسکہ	۰ - ۳۰
مرزا مبشر احمد صاحب	۲۵ - ۶	عطاء اللہ صاحب چک ۳۳ سرگودھا	۵۰ - ۲۵
بذریعہ ملک دوست محمد صاحب بہاولنگر	۵۰ - ۲۱	مہدی شاہ صاحب معلم	۱۰ - ۶
محمد حسین صاحب چک ۲۶ لائل پور	۳۷ - ۶	چوہدری غلام حسین صاحب اوورسیر دارالبرکات۔ ربوہ	۰ - ۷
استانی سلیمہ صاحبہ۔ ربوہ	۰ - ۶	عبدالعزیز صاحب ٹھیکیدار تھال جہلم	- ۱۲
استانی زبیدہ بیگم صاحبہ ربوہ	۵۰ - ۶	مشتاق علی صاحب ضلع شیخوپورہ	۰ - ۶
ماسٹر ضیاء الدین صاحب دارالبرکات۔ ربوہ	۰ - ۶	ملک گل محمد صاحب۔ ربوہ	۰ - ۶
چوہدری غلام حیدر صاحب "	۰ - ۶	عبدالستار صاحب کلرک فضل عمر ہوسٹل	۲۴ - ۱۳
		بذریعہ ملک محمد الدین صاحب کالا گجراں	۷۵ - ۱۲

(ناظم مال وقفِ جدید۔ ربوہ)

تبدیل شدہ بستر

جلسہ سالانہ سے واپسی پر مورخہ ۲۹/۱۲/۶۰ کو اڈہ طارق بس لاہور میں ہمارا ایک بستر تبدیل ہو گیا تھا۔ جس میں جوتے اور پرانے کپڑے بھی تھے۔ جن صاحب کے پاس وہ بستر ہو مطلع فرمائیں تاکہ ان کا بستر پہنچایا جائے اور اپنا حاصل کیا جائے۔ بستر پر "مقصود باجوہ" کا نام لکھا ہوا ہے۔

نیز میرا ایک قلم پارکر ۶۱ غالباً جلسہ گاہ کی اسٹیج پر گرا ہے۔ جس دوست کو ملا ہو اطلاع دیں۔ قلم کا رنگ سنہری اور نیلا ہے۔

(ملک عمر علی احمد بی۔ اے، امیر جماعت احمدیہ ضلع ملتان ۴۶۴ کیمرج روڈ ملتان چھاؤنی)

انجمن احمدیہ کراچی کی تعزیتی قراردادیں

۱۔ انجمن احمدیہ کراچی نے مورخہ ۱۲/۱۶ کو بعد نماز جمعہ حسب ذیل تعزیتی قراردادیں زیر صدارت محترم جناب شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی بالاتفاق منظور کیں۔

۱۔ انجمن احمدیہ کراچی حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت بھائی صاحب رض حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدیم ترین صحابہ میں سے تھے اور ان کو یہ غیر معمولی امتیاز بھی حاصل تھا کہ انہیں بچپن میں ہی حضور کے دست مبارک پر ہندو مذہب ترک کر کے اسلام قبول کرنے اور احمدیت حاصل کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ پھر حضور کے وصال کے وقت بھی حضرت بھائی صاحب رض حضور کے ساتھ لاہور میں تھے پارٹیشن کے بعد حضرت بھائی صاحب رض کو قادیان میں درویشانہ زندگی بسر کرنے کی نعمت نصیب ہوئی اور انہوں نے یہ زمانہ نہایت اخلاص اور فدائیت کے رنگ میں گذارا۔ گو ان کی وفات پاکستان میں ہوئی لیکن یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے کہ اُن کا جنازہ قادیان لے جانے کی اجازت مل گئی اور حضرت بھائی صاحب رض بہشتی مقبرہ قادیان میں دفن ہوئے اور ان کی آخری دلی آرزو بھی پوری ہوئی فالحمد علی ذالک!

این سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت بھائی صاحب رض کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے فضل اور رحم کے ساتھ جنت میں اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اہلیہ محترمہ اور ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دین و دنیا میں انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۔ انجمن احمدیہ کراچی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ممتاز خادم حضرت مولانا ابوالبشارت عبدالغفور صاحب کی وفات پر اپنے دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ آپ نہ صرف یہ کہ پیدائشی احمدی تھے بلکہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کی جماعت میں شمولیت کا شرف بھی حاصل تھا۔ آپ کے والد صاحب بزرگوار نے آپ کو اس حال میں کہ آپ ابھی بچے ہی تھے حضور کی خدمت میں پیش کر کے خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ آپ کی طبیعت میں شروع ہی سے خدمت دین کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ اس نے آپ کو بحیثیت مبلغ اور مربی قریباً ۴۰ سال شاندار خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائی۔ آپ ریٹائر ہونے کے بعد تحریک جدید میں خدمت بجالا رہے تھے اور اس طرح آپ رض نے وقف زندگی کے عہد کو پوری کامیابی کے ساتھ نبھا کر ساری زندگی اسلام اور احمدیت کی خدمت میں بسر کی بلاشبہ آپ کی زندگی سادگی۔ تقویٰ اور غیرت دینی کے لحاظ سے ایک نمونہ تھی۔ اور آپ کی وفات یقیناً ایک قومی اور جماعتی صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جنت الفردوس میں آپ رض کے درجات بلند فرمائے اور آپ کے اعزہ و اقارب کو اس صدمہ میں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ اور انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

۳۔ انجمن احمدیہ کراچی اپنے ایک پرانے اور نہایت مخلص کارکن مرزا عبدالحکیم بیگ صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے مرزا صاحب موصوف ان ابتدائی چند بزرگوں میں سے تھے جنہوں نے کراچی میں احمدیت کی داغ بیل ڈالی اور پھر تمام عمر اس کو پروان چڑھانے میں کوشاں رہے یہاں تک کہ اپنی عمر کی آخری گھڑیوں میں بھی اس فریضہ کی طرف سے غافل نہیں ہوئے۔ یہ اُن کے اخلاص اور فدائیت کا نتیجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلص اور خادم دین اولاد سے نوازا۔ چنانچہ ان میں سے مکرم مرزا عبدالرحیم بیگ صاحب نے بحیثیت قائد خدام الاحمدیہ اور بحیثیت جنرل سیکرٹری جماعت کی شاندار خدمات سرانجام دی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے فضل سے مرزا صاحب موصوف کو اپنی آغوش رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ان کی اولاد کا حافظ و ناصر ہو۔ اور دین و دنیا میں انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

۴۔ انجمن احمدیہ کراچی محترم چوہدری محمد حسین صاحب پریذیڈنٹ حلقہ مارٹن روڈ کراچی کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتی ہے۔ محترم چوہدری صاحب جماعت احمدیہ کراچی کے ایک نہایت مخلص کارکن اور تہجد گزار بزرگ تھے۔ ایک خاص وصف یہ تھا کہ کوئی آدمی کسی وقت بھی ان کے پاس حاضر ہو کر امداد کا طالب ہوتا تو خود اسکے ساتھ چل کھڑے ہوتے اور پھر جس طرح بھی ممکن ہوتا اس کا کام کر کے چین لیتے۔ مسجد احمدیہ مارٹن روڈ کے لئے زمین کے حاصل

(۴) کرنے میں اور پھر اس پر مسجد کی تعمیر میں آپ کی مساعی قابل شکور ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ کے فرزند مکرم چوہدری عبدالمجید صاحب جو خدام الاحمدیہ کراچی کے قائد بھی رہ چکے ہیں۔ اور اس وقت بحیثیت سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی کی قابل قدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ آپ کا جنازہ ربوہ لے گئے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی اور کندھا دیا۔ جس کے بعد آپ کا تابوت ۲۴ نومبر کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم چوہدری صاحب کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ اور آپ کے پسماندگان کا حافظ و ناصر ہو اور دین و دنیا میں انہیں اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

درخواست دعا

خاکسار لگاتار چار ماہ سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ جملہ احمدی احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم صحت کاملہ عطا کرے۔ آمین (ضیاء الدین ولد سراج الدین مرحوم مرٹ بمبر تلہ بال)

پاکستان میں اعشاری سکے

سوالات اور جوابات کے رنگ میں

(وزارت مالیات حکومت پاکستان)

سوال:۔ پاکستان میں یکم جنوری ۱۹۶۱ء سے اعشاری سکّہ کا جو نظام جاری ہے۔ اس کی بنیادی خصوصیات کیا ہیں۔

جواب:۔ (۱) پاکستان کے اعشاری سکے میں صرف دو یونٹ ہیں۔ بڑے یونٹ کو روپیہ اور چھوٹے یونٹ کو پیسہ کہا جاتا ہے
(۲) بڑے یونٹ یعنی روپے میں سو چھوٹے یونٹ یعنی سو پیسے ہیں۔
(۳) نئے سکّہ کی حسب ذیل تقسیم ہے:۔ ایک پیسہ پانچ پیسے۔ دس پیسے۔ پچیس ۲۵ پیسے۔ سو پیسے (ایک روپیہ)

سوال:۔ کیا پاکستانی روپیہ کی قیمت پر بھی اس تبدیلی کا اثر پڑتا ہے۔

جواب:۔ پاکستانی روپیہ کی قیمت پر اس تبدیلی کا کوئی اثر نہیں پڑتا۔ نئے نظام کے تحت روپے کی موجودہ قیمت اور اس کی اصطلاح برقرار ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ پہلے روپیہ میں سولہ آنے یا چونسٹھ پیسے یا ایک سو بانوے پائیاں ہوتی تھیں۔ اعشاری نظام کے تحت روپے کو سو برابر حصوں میں بانٹ دیا گیا ہے اور ہر حصہ ایک پیسہ کہلاتا ہے

سوال:۔ یکم جنوری ۱۹۶۱ء کے بعد پرانے سکّہ کی کیا کیفیت ہے۔

جواب:۔ نئے اعشاری سکوں کے ساتھ پرانے سکے بھی چلتے رہیں گے۔ پرانے سکے اس وقت واپس لے لئے جائیں گے۔ جب سب لوگ نئے اعشاری سکوں کے عادی ہو جائینگے۔ اور پاکستان کی ٹکسال اتنے نئے سکے ڈھالے گی کہ ان سے تمام ضرورتیں پوری ہو سکیں گی۔

سوال:۔ حکومت پاکستان نے یکم جنوری ۱۹۶۱ء کو کونسے نئے سکے جاری کئے ہیں۔

جواب:۔ ہاں۔ یکم جنوری ۱۹۶۱ء کو ایک پیسہ۔ پانچ پیسے اور دس پیسے کے نئے سکّے جاری کئے گئے ہیں۔ پچیس پیسے، پچاس پیسے اور ایک روپے (سو پیسے) کے سکے بعد کو جاری کئے جائینگے۔ اس وقت تک موجودہ چونی۔ اٹھنی اور ایک روپے کے سکے چلتے رہیں گے جو بالترتیب پچیس پیسے۔ پچاس پیسے اور سو پیسے کے برابر ہوں گے۔ سکے کے نئے اور پرانے دونوں نظاموں میں چونی۔ اٹھنی اور روپے کے سکے مشترک رہیں گے۔

سوال:۔ موجودہ سکے نئے سکوں میں کس شرح سے تبدیل کئے جائیں گے۔

جواب:۔ سولہ آنے یا چونسٹھ پیسے یا ایک سو بانوے پائیاں سو پیسے کے برابر ہوں گی۔ اور اسی شرح سے ان کی تبدیلی عمل میں آئے گی۔

سوال:۔ موجودہ سکوں کو مذکورہ بالا شرح پر نئے سکوں میں تبدیل کرتے وقت زیادہ تر کسر کا سوال پیدا ہوگا۔ کسی سودے میں موجودہ سکوں کو حوالے کرتے وقت کسر کے مسئلے کس طرح نبٹا جائے گا؟

جواب:۔ ایسی صورتوں میں قانونی طور پر اس کی اجازت ہوگی کہ جہاں کسر کا سوال پیدا ہو۔ وہاں چھوٹے اعداد کو چھوڑ دیا جائے۔ اس کا ایک طریقہ بھی وضع کیا گیا ہے۔ مبادلہ کی مستند جدولیں جن میں اس طریقہ کی پوری وضاحت کی گئی ہے حکومت پاکستان نے شائع کر دی ہیں اور سرکاری اور غیر سرکاری اداروں کے ذریعہ انہیں وسیع پیمانہ پر تقسیم کیا گیا ہے مبادلہ کی یہ جدول نیچے درج کی جا رہی ہے۔

آنہ	پائی	پیسہ
	۱	۱
	۲	۱
	۳	۲
	۴	۲
	۵	۳
	۶	۳
	۷	۴
	۸	۴
	۹	۵
	۱۰	۵
	۱۱	۶
۱...		۶
۱	۱	۷
۱	۲	[illegible]
۱	۳	۸
۱	۴	۸
۱	۵	۹
۱	۶	۹
۱	۷	۱۰
۱	۸	۱۰
۱	۹	۱۱
۱	۱۰	۱۱
۱	۱۱	۱۲
۲...	...	۱۲
۲	۱	۱۳
۲	۲	۱۴
۲	۳	۱۴
۲	۴	۱۵
۲	۵	۱۵
۲	۶	۱۶
۲	۷	۱۶
۲	۸	۱۷
۲	۹	۱۷
۲	۱۰	۱۸
۲	۱۱	۱۸
۳...	...	۱۹
۳	۱	۱۹
۳	۲	۲۰
۳	۳	۲۰
۳	۴	۲۱
۳	۵	۲۱
۳	۶	۲۲
۳	۷	۲۲
۳	۸	۲۳
۳	۹	۲۳
۳	۱۰	۲۴
۳	۱۱	۲۴
۴...	...	۲۵
۴	۱	۲۶
۴	۲	۲۶
۴	۳	۲۷
۴	۴	۲۷
۴	۵	۲۸
۴	۶	۲۸
۴	۷	۲۹
۴	۸	۲۹
۴	۹	۳۰
۴	۱۰	۳۰
۴	۱۱	۳۱
۵...	...	۳۱
۵	۱	۳۲
۵	۲	۳۲
۵	۳	۳۳
۵	۴	۲۳
۵	۵	۳۴
۵	۶	۳۴
۵	۷	۳۵
۵	۸	۳۵
۵	۹	۳۶
۵	۱۰	۳۶
۵	۱۱	۳۷
۶...	...	۳۷
۶	۱	۳۸
۶	۲	۳۹
۶	۳	۳۹
۶	۴	۴۰
۶	۵	۴۰
۶	۶	۴۱
۶	۷	۴۱
۶	۸	۴۲
۶	۹	۴۲
۶	۱۰	۴۳
۶	۱۱	۴۳
۷...	...	۴۴
۷	۱	۴۴
۷	۲	۴۵
۷	۳	۴۵
۷	۴	۴۶
۷	۵	۴۶
۷	۶	۴۷
۷	۷	۴۷
۷	۸	۴۸
۷	۹	۴۸
۷	۱۰	۴۹
۷	۱۱	۴۹
۸...	...	۵۰
۸	۱	۵۱
۸	۲	۵۱
۸	۳	۵۲
۸	۴	۵۲
۸	۵	۵۳
۸	۶	۵۳
۸	۷	۵۴
۸	۸	۵۴
۸	۹	۵۵
۸	۱۰	۵۵
۸	۱۱	۵۶
۹...	...	۵۶
۹	۱	۵۷
۹	۲	۵۷
۹	۳	۵۸
۹	۴	۵۸
۹	۵	۵۹
۹	۶	۵۹
۹	۷	۶۰
۹	۸	۶۰
۹	۹	۶۱
۹	۱۰	۶۱
۹	۱۱	۶۲
۱۰...	...	۶۲
۱۰	۱	۶۳
۱۰	۲	۶۴
۱۰	۳	۶۴
۱۰	۴	۶۵
۱۰	۵	۶۵
۱۰	۶	۶۶
۱۰	۷	۶۶
۱۰	۸	۶۷
۱۰	۹	۶۷
۱۰	۱۰	۶۸
۱۰	۱۱	۶۸
۱۱...	...	۶۹
۱۱	۱	۶۹
۱۱	۲	۷۰
۱۱	۳	۷۰
۱۱	۴	۷۱
۱۱	۵	۷۱
۱۱	۶	۷۲
۱۱	۷	۷۲
۱۱	۸	۷۳
۱۱	۹	۷۳
۱۱	۱۰	۷۴
۱۱	۱۱	۷۴
۱۲...	...	۷۵
۱۲	۱	۷۶
۱۲	۲	۷۶
۱۲	۳	۷۷
۱۲	۴	۷۷
۱۲	۵	۷۸
۱۲	۶	۷۸
۱۲	۷	۷۹
۱۲	۸	۷۹
۱۲	۹	۸۰
۱۲	۱۰	۸۰
۱۲	۱۱	۸۱
۱۳...	...	۸۱
۱۳	۱	۸۲
۱۳	۲	۸۲
۱۳	۳	۸۳
۱۳	۴	۸۳
۱۳	۵	۸۴
۱۳	۶	۸۴
۱۲	۷	۸۵
۱۳	۸	۸۵
۱۳	۹	۸۶
۱۳	۱۰	۸۶
۱۳	۱۱	۸۷
۱۴...	...	۸۷
۱۴	۱	۸۸
۱۴	۲	۸۹
۱۴	۳	۸۹
۱۴	۴	۹۰
۱۴	۵	۹۰
۱۴	۶	۹۱
۱۴	۷	۹۱
۱۴	۸	۹۲
۱۴	۹	۹۲
۱۴	۱۰	۹۳
۱۴	۱۱	۹۳
۱۵...	...	۹۴
۱۵	۱	۹۴
۱۵	۲	۹۵
۱۵	۳	۹۵
۱۵	۴	۹۶
۱۵	۵	۹۶
۱۵	۶	۹۷
۱۵	۷	۹۷
۱۵	۸	۹۸
۱۵	۹	۹۸
۱۵	۱۰	۹۹
۱۵	۱۱	۹۹
۱ روپیہ...	...	۱۰۰

اعانت الفضل

محترم ڈاکٹر راجہ مسعود احمد خانصاحب نے اپنی ہمشیرہ مبارکہ بیگم صاحبہ۔ بنت مکرم راجہ عنایت اللہ خانصاحب مرحوم کے نکاح کی تقریب کی خوشی میں مبلغ ۵/- روپے بطور اعانت الفضل ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس تقریب نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ (مینجر الفضل)

باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی تقریب

(بقیہ صفحہ اوّل)

جس میں ایک اور دو کی نسبت تھی۔ دوسرے نصف حصہ میں طرفین کی طرف سے مزید پوائنٹ سکور ہوئے لیکن کھیل کی رفتار وہی رہی اور آخر وقت تک دونوں کے سکور کردہ پوائنٹس میں ایک اور دو کا تناسب برقرار رہا۔ بالآخر وقت ختم ہونے پر ریلوے کی ٹیم ۲۶ کے مقابلے میں ۵۲ پوائنٹ سکور کر کے چیمپئن قرار پائی۔

ریلوے کی طرف سے سب سے زیادہ پوائنٹ جاوید نے سکور کئے اور پولیس کی طرف سے ایلین نے ان دونوں کے سکور میں بھی ایک اور دو کی نسبت تھی جاوید نے ۲۱ اور ایلین نے ۱۰ پوائنٹ سکور کئے۔

کالج اور سکول سیکشنز

۲۱ ؍جنوری کی سہ پہر کو کلب سیکشن کے فائنل کے علاوہ کالج اور سکول سیکشنز کے بھی فائنل میچ کھیلے گئے۔ کالج سیکشن کے فائنل میں دیال سنگھ کالج اور اسلامیہ کالج لاہور کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل تھیں اس میں ۴۳ کے مقابلہ میں ۵۶ پوائنٹ سے دیال سنگھ کالج لاہور چیمپئن قرار پایا۔ دیال سنگھ کالج کے اسمٰعیل اور اکرام نے ۱۸، ۱۸ پوائنٹ سکور کئے اور اسلامیہ کالج کے اسلم نے ۲۲۔

سکول سیکشن میں فائنل میچ سی ٹی آئی سکول سیالکوٹ اور پی اے ایف پبلک سکول سرگودہا کے درمیان ہوا اس میں ۳۵ کے مقابلے میں ۶۰ پوائنٹ سے اوّل الذکر چیمپئن قرار پایا۔ سی ٹی آئی سکول کے رفیق اور اسلم نے ۲۲ اور ۱۹ اور پی اے ایف سکول کے رؤف اور قیوم نے ۱۴ اور ۱۰ پوائنٹ سکور کئے دونوں میچ بہت دلچسپ تھے ان میں طرفین کی طرف سے روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ دیکھنے میں آیا۔ سکول سیکشن

کا فائنل دیکھنے پی اے ایف پبلک سکول کے پرنسپل مسٹر ایچ۔ کیپ پول ایم۔ اے بھی سرگودہا سے تشریف لائے ہوئے تھے آپ نے تمام وقت موجود رہ کر میچ دیکھا۔

تقسیم انعامات کی تقریب

ٹورنامنٹ کے فائنل مقابلوں کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کی صدارت میں عمل میں آئی جس کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ٹورنامنٹ میں شریک جملہ ٹیموں کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ ازاں بعد مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نائب وکیل المال تحریک جدید نے درثمین میں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "محمود کی آمین" کے وہ بند خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے جن میں حضور علیہ السلام نے مہمانوں کی آمد اور ان کے خلوص و محبت پر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کیا ہے۔ ان برموقع اشعار نے جو اس حال میں پڑھے گئے کہ تمام مہمان ٹیمیں باسکٹ بال کورٹ میں صف بستہ ایستادہ تھیں اور دیگر معزز مہمان بھی اپنی اپنی نشستوں پر تشریف فرما تھے عجیب لطف دیا اور سب نے ہی خاص توجہ اور گہرے انہماک سے انہیں سنا۔

بعدہ پہلے ٹورنامنٹ کمیٹی کے سیکرٹری مکرم نصیر احمد خاں صاحب نے ٹورنامنٹ کے بعض کوائف اور کامیابی کے ساتھ اسکے پایۂ تکمیل تک پہنچنے کے متعلق ایک مختصر رپورٹ پیش کی اور جملہ مہمان ٹیموں اور معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور صاحب صدر سے انعامات تقسیم فرمانے کی درخواست کی چنانچہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے چیمپئن قرار پانے والی اور رنر اپ رہنے والی ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں میں اپنے دست مبارک

سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر آپ نے دوسری ٹیموں کے ان چند کھلاڑیوں کو بھی خصوصی انعامات عطا کئے جنہوں نے متعدد میچوں میں بلند پایہ کھیل اور روح مسابقت کا شاندار مظاہرہ کیا تھا۔ جن نامور کھلاڑیوں کو یہ خصوصی انعامات ملے ان میں اے سی جیکبین سی ٹی آئی سیالکوٹ، محمد خاں اور عبدالرزاق آف بلیک سپورٹس کراچی، صلاح الدین اور پہلوان برادرز کلب لاہور اور مقبول گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ شامل تھے یہ امر قابل ذکر ہے کہ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تینوں روز متعدد میچ دیکھنے کے بعد خصوصی انعامات کے مستحق کھلاڑیوں کا خود انتخاب فرمایا تھا۔ اور ان کے انعامات بھی خود اپنی طرف سے عنایت فرمائے تھے۔ انعامات تقسیم فرمانے کے بعد حاضرین سے خطاب فرماتے ہوئے آپ نے بھی ٹورنامنٹ کو کامیاب بنانے میں خصوصی تعاون پر جملہ مہمان ٹیموں پاکستان باسکٹ بال فیڈریشن اور سنٹرل باسکٹ بال ایسوسی ایشن کے عہدیدار صاحبان اور دوسرے شہروں سے تشریف لانے والے دیگر معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ آخر میں آپ نے سیکرٹری صاحب کی درخواست پر ٹورنامنٹ کے اختتام کا اعلان فرمایا۔ اس اعلان کے ساتھ ہی ٹورنامنٹ میں شریک جملہ صاحبان کے نام پر تھری چیئرز کا نعرہ بلند ہوا اور یہ شاندار ٹورنامنٹ نہایت درجہ کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ اپنے اختتام کو پہنچا۔

جامعہ احمدیہ ربوہ کے سالانہ ٹورنامنٹ

جامعہ احمدیہ کے سالانہ ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے مطابق ۲۴، ۲۵ اور ۲۶ ؍جنوری کو جامعہ احمدیہ کی گراؤنڈز میں منعقد ہو رہے ہیں۔

انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۴ ؍جنوری بروز منگل چار بجے شام افتتاح کی تقریب منعقد ہوگی۔

احباب سے گذارش ہے کہ وہ وقت پر تشریف لا کر کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

(قاضی نعیم الدین سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی)

درخواستِ دعا

میرے والد محترم خان میر خاں صاحب چند دنوں سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ احباب جماعت سے انکی جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار رحیم اللہ خاں ابن خان میر خان صاحب غلہ منڈی ربوہ

خریدارانِ الفضل کو

ضروری اطلاع

خریداران (روزانہ) اخبار الفضل کی چٹیں نئے سرے سے لکھوائی جا رہی ہیں۔ اگر کوئی صاحب اپنے پتہ میں کسی قسم کی تبدیلی یا درستی کرانا چاہیں تو دفتر ہذا کو جلد اطلاع دیں تاکہ ان کی خواہش کے مطابق چٹیں شائع کی جا سکیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴